تاثرات

المعارف کا یہ اکتوبر، نومبر ۱۹۸۳ کا مشترکہ شمارہ ہے اور اقبال نمبر ہے۔ علامہ اقبال ۹ نومبر ۱۸۷۷ کو پیدا ہوئے اور ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ کو وفات پائی۔ ان کا زمانہ بالخصوص برصغیر کے مسلمانوں کے لیے نہایت پریشانی کا زمانہ تھا۔ ان کی ولادت کے وقت مغل حکومت کے اختتام پر بیس برس گزر چکے تھے اور یہ ملک مکمل طور پر انگریزی اقتدار کے ماتحت جا چکا تھا۔ معاشرت بدل چکی تھی، رہن سہن کے طور طریقوں میں تغیر آچکا تھا، سیاسی حالات دگرگوں تھے، تعلیم کا اسلوب نئے قالب میں ڈھل چکا تھا اور سوچ بچار کے زاویوں نے اور ہی رخ اختیار کر لیا تھا۔ ان حالات میں اقبال نے اہلِ ہند کو بالعموم اور مسلمانوں کو بالخصوص خطاب کیا، ان کے ذہن و فکر کے دروازے پر دستک دی اور ان کو نئے ولولے اور جوش سے آشنا کیا۔

علامہ اقبال نظم اور نثر دونوں کے بادشاہ تھے، اور انگریزی، فارسی، اردو زبانوں پر ان کی حکمرانی تھی۔ پھر تمام مروجہ علوم پر وہ عمیق نگاہ رکھتے تھے۔ انھوں نے نہ صرف اہلِ ہند اور مسلمانوں کو صدا دی، تمام اقوامِ مشرق کو پکارا اور انتہائی دردمندانہ انداز سے ان کو اپنے افکارِ عالیہ سے آگاہ کیا اور شاعرِ مشرق کے مرتبۂ بلند سے سرفراز ہوئے۔ ان کی زبان ان کے دل کی ترجمان ہے اور بجا طور پر وہ مفکرِ اسلام ہیں۔

انھوں نے دنیا کو غور و فکر کی نئی راہیں دکھائیں، مسلمانوں کو ان کی عظمتِ رفتہ سے آگاہ کیا اور اس عالمِ آب و گل میں عزت و آبرو سے زندہ رہنے کا درس دیا۔

"المعارف" کے اقبال نمبر میں ان کی تعلیمات کے چند پہلوؤں کو پیش کیا گیا ہے۔ اس بزم میں جن حضرات نے شرکت کی اور علامہ کے افکار کو بیان کیا، ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱۔ پروفیسر محمد سعید شیخ: انھوں نے اپنے انگریزی مضمون میں اقبال کو اسلام کا جدید ترجمان اور عظیم شارح ثابت کیا ہے۔ اس مضمون کا اردو ترجمہ جناب عاصم صحرائی صاحب نے کیا ہے جو "اسلام کا

شارحِ عظیم۔ علامہ اقبالؒ" کے عنوان سے شائع کیا جا رہا ہے۔ مضمون علمی لحاظ سے لائق مطالعہ ہے۔

۲۔ سلیم خاں گمی : اقبالیات کے سلسلے میں ان کی نظر بہت وسیع ہے۔ انھوں نے " اقبال اور تہذیب حاضر" کے عنوان سے اقبال کے افکار پیش کیے ہیں۔

۳۔ ڈاکٹر محمد ریاض : انھوں نے "مسلمانوں کی نشاۃِ ثانیہ کے لیے علامہ اقبال کی دعائیں" کے موضوع پر اظہارِ خیال کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب اقبالیات کے ماہر ہیں اور " المعارف" کے معزز قارئین ان سے استفادہ کرتے رہتے ہیں۔

۴۔ توقیر سلیم : ان کے مضمون کا عنوان " بالِ جبریل کا ایک شعر" ہے۔ توقیر سلیم کا شمار نوجوان مضمون نگاروں میں ہوتا ہے۔ انھوں نے علامہ کے مختلف افکار کو سلجھے ہوئے اسلوب میں بیان کیا ہے۔

۵۔ آغا شاعر قزلباش دہلوی مرحوم : ان کا یہ مضمون اب سے چھپن (۵۶) سال پہلے " علامہ ڈاکٹر سر اقبال" کے عنوان سے علامہ کی زندگی میں مارچ ۱۹۲۷ء کے ماہنامہ " آفتاب" (لاہور) میں شائع ہوا تھا۔ یہ مضمون جناب محمد عبداللہ قریشی صاحب نے عنایت کیا ہے اور اقبال سے عقیدت و اخلاص کا مظہر ہے۔

علامہ اقبال سے متعلق ان پانچ مضامین کے علاوہ " دولتِ ہمارے منصورہ" کے موضوع پر پروفیسر رحمت فرخ آبادی، " اسلام میں دولت کی عادلانہ تقسیم" کے بارے میں ڈاکٹر محمد عبدالقدوس، " جنوبی ایشیا میں عہدِ سلاطین کے کتب خانے" کے متعلق جناب محمد فاضل بلوچ اور " شاہ غلام علی دہلوی کے ملفوظات" (دوسری اور آخری قسط) کے سلسلے میں پروفیسر محمد اسلم کے تحقیقی مضامین شائع کیے جا رہے ہیں۔

ہم ان تمام حضرات کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں اور توقع رکھتے ہیں کہ " المعارف" کے لیے ان کا سلسلۂ تعاون جاری رہے گا۔